السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب میرے پاس کچھ مال ہو، میں اسے بینک میں رکھ دوں اوراس پر ایک سال یا زیادہ مدت گزر جائے اور مجھے اپنی اصلی رقم سے دس فی صد زیادہ ملے اور مجھے علم نہ ہو کہ یہ سود یا غیر شرعی معاملہ ہے اور میں اس زیادہ رقم کو تو لے لوں اور اصل رقم کو بینک ہی میں رہنے دوں تو کیا یہ ممکن ہے کہ اس رقم کے بقدر میں اپنے کسی دوسرے حلال مال سے نکال دوں ؟ کیا یہ جائز ہے کہ یہ سودی رقم میں اپنی ان ضرورت منداور شادی شدہ چچا زاد بہنوں کو دے دوں جو ہم سے دور کسی اور علاقہ میں رہتی ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نفع کے نام سے بینک نے آپ کو جو سود دیا ہے، اسے کھانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے آگے توبہ کریں، اس کے بقدر اپنے حلال مال سے نکالنا واجب نہیں ہے بلکہ یہ قابل معافی ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَمَن جاءَهُ مَوعِظَةٌ مِن رَبِّهِ فَانتَهىٰ فَلَهُ ما سَلَفَ وَأَمرُهُ إِلَى اللَّهِ ۲۷۵ ... سورة البقرة

"تو جس شخص کے پاس اللہ کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آگیا تو جو پہلے ہوچکا وہ اس کا، اور (قیامت میں) اس کا معاملہ اللہ کے سپرد۔"

اگر اس کے بعد بھی آپ بینک سے سود لیں تو اسے کسی قریب یا بعید کے ایسے انسان پر صدقہ کر دیں جو صدقہ کا مستحق ہو تو اس سے آپ سود کھانے کے گناہ سے بچ جائیں گے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج2ص527

محدث فتویٰ